

## 207229- رہائش اور ملازمت "رائغ" شہر میں ہے، اور ہفتے کے آخر پر طائف میں مقیم اپنے اہل خانہ کی جانب سفر کر کے جاتا ہے، تو کیا وہ سفر کی رخصتوں پر عمل کر سکتا ہے؟

### سوال

سوال: میں طائف شہر کا رہائشی ہوں، اور آٹھ سال سے (320) کلویٹر دور "رائغ" شہر میں ملازمت کر رہا ہوں، میں ہفتے کو رائغ جاتا ہوں، اور جمعرات کے دن اپنے گھر واپس آتا ہوں، تو کیا سفر کے وقت میں روزہ چھوڑ سکتا ہوں؟ اور میں اپنے گھروالوں کے پاس ہوتے ہوئے نمازیں جمع اور قصر کر سکتا ہوں، کیونکہ میں اپنے گھروالوں کے پاس ہفتہ وار چھٹیوں کے دوران ہی آتا ہوں، اور یہ مدت چار دن سے کم ہے۔

تو یا مجھ پر مسافر کے احکامات جاری ہوتے ہیں، کہ نمازیں جمع اور قصر کروں، اور رمضان کے دنوں میں مجھے روزہ ترک کرنے کی چھوٹ ہو؟

### پسندیدہ جواب

#### اول:

طائف اور رائغ کے درمیان (320) کلویٹر کی مسافت قصر کرنے کی مسافت ہے، چنانچہ ان دونوں شہروں کیلئے سفر کے وقت آپ سفر کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے نمازیں جمع و قصر کر سکتے ہیں، اور روزے چھوڑ بھی سکتے ہیں؛ کیونکہ آپ مسافر ہیں۔

چنانچہ "فتاویٰ الجمیع الدائمة-پہلائیشن" (99/8) میں ہے کہ:

"عرف عام میں معروف سفر کے دوران سفر کی رخصتوں پر عمل کرنا شرعاً جائز ہے، اور اس سفر کی مقدار۔ سمجھانے کیلئے۔ تقریباً 80 کلویٹر بنتی ہے، چنانچہ جو شخص اتنی یا اس سے زیادہ مسافت طے کرے تو وہ سفر کی رخصتوں پر عمل کر سکتا ہے، مثلاً: موزوں پر تین دن اور رات مسح، نمازیں جمع و قصر، اور رمضان میں روزے چھوڑ سکتا ہے" اُنہیں مزید استفادہ کیلئے آپ سوال نمبر: (105844) کا بھی مطالعہ کریں۔

#### دوم:

جو شخص کسی شہر میں ملازمت کیلئے مطلق طور پر ٹھہر جائے، اور اپنے اصلی علاقے میں واپس جانے کی نیت نہ رکھے تو اسکا حکم اس شہر میں مقیم حضرات والا جی ہے، اس لئے اس پر روزے رکھنا، نمازیں مکمل ادا کرنا اور دیگر مقیم حضرات والے احکامات کی پابندی کرنا ضروری ہے۔

شیخ ابن شیعین رحمہ اللہ کے تھے ہیں:

"جو لوگ غیر مالک میں مطلقاً اقامت کی نیت کر لیں، اور اگر انہوں نے وہاں سے جانا بھی ہو تو کسی سبب سے جائیں، مثلاً: کام کیلئے اقامت پذیر مزدور طبقہ، یا تجارت کیلئے مقیم تاجر حضرات، اور ملکی سفیر وغیرہ جو بھی ٹھہر نے کا عزم کر لیں، تو ان لوگوں پر روزہ رکھنا، موزوں پر مسح کی مدت ایک دن اور رات، اور چار رکھتوں والی نماز مکمل پڑھنا، مقیم لوگوں کی طرح واجب ہوگا" اُنہیں

"مجموع فتاویٰ ابن عثیمین" (15/289)

چنانچہ اگر اس کے بعد کوئی اپنے اصل علاقے میں واپس چلا جائے، جہاں سے وہ آیا تھا، یا اس علاقے میں چلا جائے جہاں اسکے اہل خانہ رہتے ہیں، اور وہ وہاں پر چار دن سے زیادہ رہنے کی نیت نہیں کرتا تو وہ وہاں پر مسافر ہے، اس لئے وہ سفر کی سوالتوں یعنی: نماز قصر، رمضان کے روزوں پر پھجوت وغیرہ پر مستقل رخصتوں پر عمل کر سکتا ہے۔

چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر آدمی کسی شہر میں آتے، وہاں اسکے کچھ رشتہ دار بھی رہتے ہوں، یا سرال ہو، یا بیوی وہاں مقیم ہو، لیکن آدمی وہاں پر چار دن رہنے کی نیت نہیں کرتا، تو وہ نمازیں قصر کر سکتا ہے؛ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے فتح مکہ، حجۃ الوداع، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کی امارت میں حج کے موقع پر نمازیں قصر ہی کی تھیں، حالانکہ متعدد صحابہ کرام کے وہاں پر ایک یا ایک سے زائد مکانات، اور رشتہ دار تھے، جن میں ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں ان کا مکہ میں گھر بھی تھا، اور رشتہ دار بھی، عمر رضی اللہ عنہ کے کہ میں متعدد مکانات تھے، عثمان رضی اللہ عنہ کا مکہ میں مکان بھی تھا اور رشتہ دار بھی، تو مجھے کسی کے بارے میں علم نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نمازیں مکمل پڑھنے کا حکم دیا ہو، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نمازیں مکمل نہیں پڑھیں، اور نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کہ آمد پر انہوں نے نمازیں مکمل ادا کیں" تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ اقتباس مکمل ہوا

"اللَّام" (1/217)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا :

"میں قصیم میں رہتا ہوں، اور کبھی بخاریاض میں گھروالوں سے ملنے جاتا ہوں، میرا وہاں پر ایک کمرہ ہے، میں انکے پاس دو تین دن رہتا ہوں، تو کیا میرے لئے جائز ہے کہ میں وہاں پر اگر اکیلانماز پڑھوں تو قصر کر سکتا ہوں؟ اور کیا میرا حکم مسافر والا ہی ہوگا؟"

تو انہوں نے جواب : جی ہاں! آپکا حکم مسافر والا ہی ہے؛ کیونکہ آپکا اصل علاقہ قصیم ہے، اور [ریاض میں] اہل خانہ سے ملاقات کرنا مسافر کی ملاقات [کے حکم میں] ہے، اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نماز قصر کی تھی، حالانکہ آپ پہلے وہیں کے رہائشی تھے، آپکے وہاں پر مکانات بھی تھے، لیکن جب آپ بھرت کر کے مدینہ آپ کا وطن بن گیا، چنانچہ آپ جب بھی اپنے اہل خانہ سے ملنے جاتے ہیں تو آپ مسافر ہی ہوتے ہیں" انتہی

"القاء اباب المفتوح" (58/23)

خلاصہ یہ ہے کہ :

آپ دو حالتوں میں سفر کی سویاں پر عمل کر سکتے ہیں :

پہلی حالت : رانی اور طائف کے مابین سفر کے دوران آتے جاتے، کیونکہ ان دونوں کے درمیان مسافت قصر کی مسافت ہے۔

دوسری حالت : جب آپ طائف میں رُکے ہوئے ہوں، بشرطیکہ آپ نے اپنی ملازمت کی جگہ پر مستقل رہائش رکھ لی ہو، اور آپ جسور علمائے کرام کی رائے کے مطابق یہاں [طائف میں] چار دن یا اس سے کم مدت ٹھہریں۔

لیکن اگر اپ ایسی بگہ میں جہا نماز باجماعت ادا کی جاتی ہے تو آپ پرانکے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنا ضروری ہے، چنانچہ اگر مقیم امام نماز مکمل پڑھاتا ہے تو اسکے پیچے نماز مکمل پڑھو گے۔

مزید فائدے کلینے سوال نمبر : (45815) کا جواب بھی ملاحظہ کریں۔

واللہ اعلم۔